وصیت رسول ﷺ

از:

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ

ناشر

مؤسسة الحرم لاحياء التراث الاسلامي العالمي

AL- HARAM FOUNDATION

www.abulhasanalinadwi.org

نام کتاب : وصیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف : حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ

کمپوزنگ : حامد خوشنویس

صفحات : ١٦

طباعت : کاکوری آفسٹ پریس۔لکھنؤ

تعداد : ایک ہزار

مفت ملنے کا پتہ

شعبۂ دعوت وارشاد

ندوۃ العلماء، لکھنؤ

ناشر

مؤسسة الحرم لاحياء التراث الاسلامى العالم

AL- HARAM FOUNDATION

یمن ٹراولس، ندوہ روڈ لکھنؤ

ماہ جنوری ۲۰۱۰ء کی ۱۹/۲۰/۲۱ تاریخوں میں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی کے قائم کردہ رابطہ ادب اسلامی کی طرف سے ایک سیمینار گجرات ضلع بھروچ کے جمبوسر مقام میں طے ہوا جو الحمد للہ ہر طرح کامیاب اور توقع سے بڑھ کر بہتر ثابت ہوا۔ لـلّـٰـه الحمدوله الشكر

احقر نے اس موقع سے مقالہ تیار کر کے پڑھا جس کا عنوان تھا۔

''گجرات کے علماء سلف کے بعض اہم مخطوطات'' مقالہ اہل علم وفضل نے پسند فرمایا اور احقر کی خوب ہمت افزائی ہوئی۔

احقر کو مخطوطات سے یوں بھی یک گونہ دلچسپی ہے اور سیکڑوں مخطوطات مختلف علوم و فنون کے نظر سے گزرے ہیں بلکہ احقر نے ان کی حفاظت اور منظر عام پر لانے میں کلیدی حصہ لیا ہے اور اس کو بھی اپنی دیگر سعادتوں کے ساتھ ایک سعادت سمجھتا ہے۔ لیکن اس بار ان مخطوطات بلکہ بعض ایسے مخطوطات کے بارے میں بھی جو اپنی شایان شان خدمت نہ ہوسکنے کی وجہ سے اپنی کامل افادیت میں ہماری توجہ کے طالب ہیں بلکہ ان کا ہم پر قرض ہے نے مجھے اس کا احساس دلایا اور اس سلسلہ میں کچھ کر گزرنے کی نیت کر لی بلکہ ہم نے اس سعی جمیل کا ایک نام بھی تجویز کر لیا ایسا نام جو ہر ایک کو قبول ہوسکے اور کسی کو اعتراض کا موقع نہ ملے یعنی مؤسسة الحرم لا حياء التراث الا سلامی العالمی ۔ابتدا میں العالمی کی جگہ الهندی تھا بعد میں ذہن میں آیا کہ جب خدا کے بھروسے ہی پر کام کرنا ہے۔ الهندی اور العالمی اس کے لئے کوئی فرق نہیں رکھتا اگر فرق ہے تو اولوالہمتی کا جو عـنـد الخلق والخالق محمود ہے۔ نیز ساتھ ہی ایک اور ادارہ کی تجویز بھی الحرم کے نام کے ساتھ شامل کر لی جس کا نام الحرم ایجوکیشنل اینڈ رفاہی سوسائٹی ہے۔ دونوں معصوم نو مولود ہیں اور اپنے سرپرستوں کی شفقتوں کے حق دار۔

الحرم ایجوکیشنل اینڈ رفاہی سوسائٹی کا دائرہ میں بھی تنگی کو پسند نہیں کیا بلکہ ممکن حد تک توسیع ہی پیش نظر رکھی کہ جس کے اعتماد پر کام کرنا ہے۔ وہ واسع اور علی کل شئی قدیر ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

ہمیں دلی مسرت ہے کہ اپنے کام کی ابتداء امام العصر مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی ایک ایسی تصنیف سے کر رہے ہیں جو باوجود مطبوع ہونے کے اکثر اہل علم کی نظروں سے اوجھل ہے، میری مراد حضرت کی کتاب ''وصیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' سے ہے جو حضرت کے عہد شباب کی چیز معلوم ہوتی ہے۔

ہمارے لئے وصیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح آنکھوں کا نور دل کا سرور ہے اسی طرح مصنف کے کسی کار خیر میں ادنیٰ تعاون بھی باعث فخر وسعادت ہے کہ ہماری دنیا و دین دونوں کی ترقی کا مدار ندوہ پر ہے جس کی ترقی کا ظاہر پورا دارومدار اسی خاندان حسنی اور بالخصوص مصنف ''وصیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' پر ہے۔ تقبل الله منهم و منا جميعا و تغمده بر حمته

مؤسسۃ الحرم ایجوکیشنل اینڈ رفاہی سوسائٹی صرف اور صرف اللہ قادر مطلق رحیم و کریم کے سہارے قرض سے شروع کر رہے ہیں اور رفقاء کار کی تعیین تک نہیں ہو پائی مگر انشاء اللہ ع

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

عام طور اس طرح کے کاموں کے لئے چندہ کا نظم بنایا جاتا ہے، جو اس دارالاسباب میں سب کے درجہ میں ضروری ہے مگر ہم صرف اپنی مساعی کی اطلاع خاص و عام کو دیں گے تاکہ جو سعادتمندی حاصل کرنا چاہیں حاصل کر سکیں باقی شروع کرنا ہمارا کام تھا جو اللہ کی توفیق سے کر دیا۔ والاتمام من الله العزيز الكريم وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وآله و صحبه اجمعين

نوٹ: اس کتاب کو ہم اردو کے علاوہ ہندی، گجراتی اور عربی میں بھی شائع کریں گے اور کم از کم پہلا اڈیشن تو ہر زبان کا مفت تقسیم کے لئے ہوگا اور اس کے بعد بھی ہر ممکن کوشش اقتصادیات نہیں بلکہ علوم دینیہ اور انسانیت آموز امور کی نشر واشاعت ہی کی رہے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اپنے محبوب کی محبت میں جینا دیدے — ان کے رستے کی تکالیف کا سہنا دیدے
ان کی طاعت کی توفیق دے یارب مجھ کو — ان کے وصایا پہ چلتے ہوئے مرنا دیدے

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کو اپنے انوار طیبہ سے منور فرمائے اور تاقیامت اس پر رحمت کی بارش جاری رکھے کہ آپ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصایا مختلف مقامات سے نکال کر ایک کتابچہ کی شکل میں یکجا فرمایا۔ جس سے امت کے لئے ان کا مطالعہ اور ان پر عمل آسان ہوگیا۔ فجزاه الله خير الجزء۔

اس رسالہ کی اہمیت کے سلسلہ میں صاحب رسالہ کی یہ عبارت پڑھنا ضروری ہے کہ ''یاد رکھئے کہ اگر ہم نے خدانخواستہ آپ کی وصیت پوری نہ کی تو آپ کی شفاعت مشکل ہے، اور اگر ہم نے سب کچھ کیا، ہر حکم کی تعمیل کی، ہر بات پوری کی، لیکن وصیت ہی پوری نہ کی تو کچھ نہ کیا۔''

کئی سال قبل دفتر ندوۃ العلماء نے اس مفید ترین کتابچہ کو کافی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کیا تھا اور اعلان چھاپ دیا تھا کہ یہ رسالہ مسلمانوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے جو صاحب طبع کرانا چاہیں، ان کو عام اجازت ہے۔

یہ پتہ لگانا تو مشکل ہے یہ سعادت کن کن لوگوں کے حصہ میں آئی لیکن اس وقت اس کی توفیق جناب مولانا عبدالقادر صاحب ندوی گجراتی استاد حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کو مل رہی ہے، اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں اور قبول فرمائیں اور امت کو اس کے مطالعہ اور عمل کی توفیق سے نوازیں۔ آمین۔

ہارون رشید

سکریٹری شعبہ دعوت وارشاد، ندوۃ العلماء، لکھنؤ — ۱۴/۲/۲۰۱۰ء

www.abulhasanalinadwi.org

وصیت رسول

برادران اسلام!

وصیت شرعاً اور عرفاً بہت اہم چیز ہے۔

ا۔اللہ نے اس کا اتنا خیال کیا ہے کہ تقسیم میراث کے احکام میں بار بار فرمایا مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْدَيْنٍ (یہ سب کچھ تقسیم) اس وصیت کے بعد ہوگی جس کی (میت) وصیت کرجاتا ہے یا قرض کے بعد مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِيْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ اس وصیت کے بعد جس کی وصیت (تمہاری بیویاں) کرجائیں یا قرض مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ اس وصیت کے بعد جو تم کرجاؤ یا قرض مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِي بِهَا اَوْدَيْنٍ اس وصیت کے بعد جو کی جائے یا قرض۔

۲۔اس کی حفاظت ضروری اور اس میں تغیر وتبدیل سخت گناہ قرار دیا فرمایا:

مَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَاسَمِعَهٗ فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ تو جو اس کو بدل دے اس کے سننے کے بعد تو اس کا گناہ انہیں پر ہے جو اس کو بدلیں بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

دنیا میں غیر سعادت مند اولاد بھی جس نے زندگی میں باپ کی ایک بات بھی کبھی نہیں مانی مرنے کے بعد اس کی وصیت کا خیال کرتی ہے اور اس کو پتھر کی لکیر سمجھتی ہے اور اس کو باپ کی آخری خدمت اور اپنے گناہوں کا کفارہ سمجھتی ہے۔ ہر شریف انسان وصیت کا احترام کرتا ہے اس لئے کہ وہ مرنے والے کی آخری آرزو اور خواہش ہوتی ہے اور اس کا پورا کرنا صرف زندوں کی شرافت وانسانیت اور رحم وکرم پر موقوف ہوتا ہے وصیت کرنے والا محض مجبور و بے بس ہوتا ہے علماء کہتے ہیں کہ اسی

لئے اللہ تعالی نے ہر مرتبہ قرض سے پہلے وصیت کا نام لیا ہے کہ قرض کا تقاضا اور مطالبہ یاددہانی اور وصولیابی کرنے والے موجود ہوتے ہیں سو مرتبہ تقاضا کرسکتے ہیں اور زبردستی وصول کرسکتے ہیں، اس کے چلے جانے کا کوئی ڈر نہیں مگر وصیت کی تعمیل کرنے کا تقاضا اور مطالبہ کرنے والا سوائے خدا کے کوئی نہیں، اسی لئے بار بار اس نے اس کی تاکید فرمائی ہے۔دشمن یہاں تک کہ قاتل بھی وصیت کا خیال کرتے ہیں اور اس کی تعمیل کرتے ہیں اس قسم کے بیشمار واقعات ہیں وصیت ایک امانت ہے، مردے کا تمام زندوں کے نام ایک پیغام ہے ان سے اس کی ایک آخری خواہش ہے دنیا میں اس دنیا میں جس میں برسوں رہا اور اس کا حکم چلتا رہا اس کی بات مانی جاتی رہی اس کا آخری حصہ ہے، زندوں کی جن کے لئے وہ سب کچھ چھوڑ کر خود خالی ہاتھ جارہا ہے۔آخری خدمت ہے، جو اس کی خدمتوں کا معاوضہ نہیں۔ان کی محبت اور ان کی شرافت کا امتحان ہے کہ اس کی زندگی میں اس کے احکام کی تعمیل اور اس کی خواہشات کو پورا کرنا اس کی آنکھ کے اشارے پر چلنا کوئی کمال اور امتحان نہ تھا جب کہ اس کا ڈر بھی تھا اور اس سے امید بھی تھی امتحان اب ہے کہ جب وہ ایک مرتبہ کہہ کر دوبارہ نہیں کہہ سکتا نہ تقاضا کرسکتا ہے نہ شکایت، نہ غصہ، نہ نفع پہنچا سکتا ہے، نہ نقصان اب اس کی وصیت کی اس طرح تعمیل کی جائے جس طرح اس کے حکم کی اس کی زندگی میں تعمیل کی جاتی تھی اور اس کی اسی طرح یہ خواہش پوری کی جائے جس طرح اس کی زندگی میں پوری کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اس لئے کہ وہ زندگی میں خود کرسکتا تھا اور کروا سکتا تھا۔اور یہی حقیقی محبت، حقیقی سعادت، حقیقی اتباع اور اصلی خدا کا ڈر ہے، یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وصیت اکثر بلکہ ہمیشہ اس چیز کی جاتی ہے جو مرنے والے کی نظر میں سب سے زیادہ ضروری ہوتی ہے۔غلط یا صحیح ممکن ہے کہ ہمارے نزدیک وہ چیز بالکل معمولی اور ناقابل لحاظ ہو مگر اس کے نزدیک ضرور اہم ہوگی تب ہی وہ اس کو اس نازک اور

www.abulhasanalinadwi.org

مشغول وقت میں بھی نہیں بھولا جس میں آدمی اپنے کو بھی بھول جاتا ہے اولاد کو بھی نہیں پہچانتا۔

ان تمام باتوں کا لحاظ کر کے میں سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلعم کی وہ وصیتیں جمع کرتا ہوں جو آپ نے وفات سے قریب اور مرض موت میں فرمائیں اور جو آپ کے اس دنیا میں آخری الفاظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ آپ کی امت جو آپ کی (معنوی اور روحانی) اولاد ہے اور جس سے آپ کو اپنی اولاد کی طرح محبت تھی جس کو آپ سخت تکلیف میں سخت مرض میں سخت مشغولیت میں کہ جب آپ خدا کی یاد میں اس کی طرف توجہ اور اس کے اشتیاق میں مصروف تھے اس کی ملاقات کی تیاری کر رہے تھے اور بالکل آخری کلمات میں بھی نہ بھولے اور نہ قیامت میں بھولیں گے وہ امت آپ کی آخری وصیتوں کو بھی نہ بھولے گی اور اس کی تعمیل کر کے آپ کو خوش کرے گی دنیا میں سعادت مند اولاد ہونے کا ثبوت دے گی اور آخرت میں آپ کی شفاعت کی مستحق بنے گے یاد رکھئے کہ اگر ہم نے خدانخواستہ آپ کی وصیت پوری نہ کی تو آپ کی شفاعت مشکل ہے اور اگر ہم نے سب کچھ کیا ہر حکم کی تعمیل کی ہر بات پوری کی لیکن وصیت ہی پوری نہ کی تو کچھ نہ کیا۔

یاد رکھیے کہ ہر ایک کی وصیت الگ الگ ہوتی ہے۔ باپ کی وصیت اولاد کے لئے، استاد کی وصیت شاگردوں کے لئے، پیر کی وصیت مریدوں کے لئے، طبیب کی وصیت مریضوں کے لئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے باپ بھی تھے، استاد بھی، پیر بھی، طبیب بھی، آپ میں باپ سے بڑھ کر محبت، استاد سے بڑھ کر نفع، پیر سے بڑھ کر خیر خواہی طبیب سے بڑھ کر علم و تجربہ جمع تھا۔ انتہائی بدنصیبی ہوگی کہ ہم آپ کی وصیت چھوڑ کر ایک وقت میں ان تمام نعمتوں سے محروم ہو جائیں۔

زندگی میں وصیت

حديث: عن العرباض ابن سارية قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ثم اقبل علينا بوجهه فوعظنا موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال رجل يا رسول الله كان هذه موعظة مودع فاوصنا فقال اوصيكم تبقوى الله والسمع والطاعة وان كان عبدا حبشيا فانه من يعش منكم بعدي فيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكو ابها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة (مشكوٰة)

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں ایسی پُر اثر نصیحت فرمائی کہ آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور دل غمگین۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہوتا ہے کہ یہ رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے تو آپ ہمیں وصیت فرمائیں، فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقوی کی اور سننے اور ماننے کی، خواہ تمہارا حاکم کوئی مسلمان حبشی غلام ہو، اس لئے کہ جو تم میں میرے بعد زندہ رہے گا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا تم پر لازم ہے میرا راستہ اور دستور اختیار کرنا اور (میرے) درست اور برحق نائبوں کا، اس کو مضبوط پکڑنا اور دانتوں سے داب لینا اور خبردار نئی نئی باتوں سے بچتے رہنا اس لئے کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

حج میں ہزاروں صحابہ کے مجمع میں
وفات سے کچھ کم تین مہینہ پہلے مفصل وصیت

حجۃ الوداع(۱)(۱۰ھ سال وفات) رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج ہے اس میں آپؐ نے ہزاروں کے مجمع کے سامنے آخری عام تقریر فرمائی آخری وصیتیں فرمائیں اس لئے اس کو "حجۃ البلاغ" تبلیغ کا حج بھی کہتے ہیں۔ ابتدا میں آپ نے فرمایا کہ لوگو! مجھے امید نہیں کہ میں اور تم پھر اس مجلس میں جمع ہوں گے، اور آخر میں فرمایا کہ جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو سنا دیں جو یہاں موجود نہیں، اس لئے ممکن ہے کہ سننے والوں سے سے زیادہ وہ لوگ اس بات کو یاد رکھیں اور خیال کریں جن کو پہنچائی جائے۔

آپ کا خطبہ یہ ہے جو حقیقت میں ایک مکمل وصیت نامہ ہے تقریباً ایک لاکھ آدمیوں کی گواہی ہے:

یا ایها الناس إنی لااراني وایاکم فی هذا المجلس ابدا ان دماء کم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمة یومکم هذا فی بلدکم هذافی شهرکم هذا و ستلقون ربکم فیسئلکم عن اعمالکم الافلاتر جعوا بعدی ضلا لا یضرب بعضکم رقاب بعضکم الاکل شی من امرالجاهلیة تحت قدمی موضوع ودماء الجاهلیة موضوعة وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربیعة بن الحارث کان متوتضعا فی بنی سعد فقتله هذیل بالجاهلیة موضوعة واول ربا اضع ربا ناربا عباس ابن عبدالمطلب فانه موضوع کله فاتقوا الله فی النساء وانکم اخذ تموهن

(۱) اس حج میں کم وبیش ایک لاکھ آدمی تھے۔

باامان الله واستحللتم فروجهن بکلمات الله ولکم علیهن الایوطئن فروشکم احدتکر هو نه فاضربوهن ضربا غیر مبرج ولهن علیکم رزقهن وکسسوتهن بالمعروف وقد ترکت فیکم مالن تضلوابعده ان اعتصمتم به کتاب الله۔

ایها الناس انه لانبی بعدی ولا أمة بعدکم الا فاعبدوا ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شهرکم واد وازکوة اموا لکم طیبة بها انفسکم وتحجون بیت ربکم واطیعوا ولا امرکم تدخلوا جنة ربکم وانتم تسئلون عنی فما انتم قائلون قالوا نشهد انك قد بلغت وادیت ونصحت فقال باصبعه السبابه یرفعها ای السماء وینکتها الی الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثلاث مرات الالیبلغ الشاهد الغائب فلعل بعض من یبلغه ان یکون اوعیٰ له من بعض من سمعه۔

لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے، تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں، تمہارے اس مہینے میں۔ عنقریب تم اپنے خدا کے سامنے حاضر ہوگے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال کرے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔ لوگو! جاہلیت(۱) کی ہر ایک بات کو میں اپنے قدموں کے نیچے روندتا ہوں، جاہلیت کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں۔ پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے یعنی ابن ربیعہ بن الحارث کا خون جو نبی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل (قبیلہ) نے اسے مار ڈالا تھا میں چھوڑتا ہوں، جاہلیت کے زمانے کا

www.abulhasanalinadwi.org

سود ملیامیٹ کر دیا گیا، پہلا سود اپنے خاندان کا جو میں مٹاتا ہوں وہ عباس ابن عبدالمطلب کا سود ہے وہ سب کا سب چھوڑ دیا گیا۔

لوگو اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو لیا اور خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لئے حلال بنایا ہے تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو جس کا آنا تمہیں ناگوار ہے نہ آنے دیں اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہو۔ عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ، اچھی طرح پہناؤ۔ لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اسے مضبوط پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے خوب سن لو کہ تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو اور مہینے کے روزے رکھو، مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیا کرو، خانہ خدا کا حج بجالاؤ اپنے حکام کی اطاعت کرو، اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہوگے اور تم سے میری بابت پوچھا جائے گا، مجھے ذرا بتلادو کہ تم کیا کہوگے؟ سب نے کہا ہم اس کی شہادت دیں گے آپ نے اللہ کے احکام و پیغام پہنچادیئے آپ نے فرض ادا کر دیا اور خیر خواہی کی تو آپ اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھاتے تھے پھر لوگوں کی طرف جھکاتے تھے فرماتے تھے اے خدا گواہ رہنا! اے خدا گواہ رہنا! (تین مرتبہ) دیکھو جو لوگ موجود ہیں وہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں پہنچا دیں ممکن ہے کہ جن کو پہنچایا جائے وہ زیادہ اس کو یاد رکھنے والے ہوں سننے والوں سے۔

وفات سے ایک مہینہ پہلے کی وصیت

وفات سے ایک ماہ بیشتر مہاجرین اور انصار کو جمع کر کے فرمایا لوگو! مرحبا خدا کی سلامتی حفاظت مدد تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہیں ترقی و ہدایت اور توفیق عطا فرمائے

خدا تمہیں اپنی پناہ میں رکھے، مصیبتوں سے بچائے اور سلامت رکھے میں تم کو تقوے اور خدا ترسی کی وصیت کرتا ہوں اور تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اور تم کو اپنا جانشین بناتا ہوں عذاب الٰہی سے ڈراتا ہوں، اور خیال کرتا ہوں کہ تم بھی لوگوں کو اس سے ڈراتے رہوگے، تم کو لازم ہے کہ سرکشی تکبر بڑھ کر چلنے کو خدا کے بندوں اور خدا کی بستیوں میں نہ پھیلنے دو، آخرت کا گھر اسی کے لئے ہے جو زمین میں سرکشی اور بگاڑ نہیں چاہتے اور عاقبت صرف متقین کے لئے ہے میں ان فتوحات کو دیکھ رہا ہوں جو تم کو حاصل ہوں گی مجھے ڈر نہیں رہا کہ تم مشرک بن جاؤ گے لیکن ڈر یہ ہے کہ دنیا کی رغبت اور فتنہ میں پڑ کر کہیں ہلاک نہ ہو جاؤ جیسے پہلی امتیں ہلاک ہوگئیں۔

وفات سے پانچ روز پہلے کی وصیت

وفات سے پانچ روز پہلے فرمایا تم سے پہلے ایک قوم ہوئی ہے جو انبیاء اور نیکوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بناتے تھے تم ایسا نہ کرنا (فرمایا) خدا ان یہودیوں اور نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنایا ہے (فرمایا) اے خدا میری قبر کو میرے بعد بت نہ بنا دینا کہ اس کی پرستش ہوا کرے (فرمایا) اس قوم پر خدا کا سخت غضب ہے جنہوں نے قبور انبیاء کو مساجد بنایا، دیکھو میں تمہیں اس سے منع کرتا رہا ہوں۔ دیکھو میں تبلیغ کر چکا خدایا تو اس کا گواہ رہ نیز فرمایا کہ مشرکین کو جزیرۃ العرب سے بالکل باہر کر دینا۔ [1]

اب ہم یہاں سے وفات کا پورا حال کتاب رحمۃ للعالمین (از حضرت قاضی سلیمان صاحب منصور پوری) سے نقل کر دیتے ہیں اس لئے کہ آپ نے ان آخری دنوں یا ساعتوں میں جو کچھ فرمایا سب رخصتی کلمات اور آخری وصیت تھی اور آپ کا ہر فعل ہر حرکت ہمارے لئے عبرت و نصیحت ہے اسی میں آخری دن آخری

www.abulhasanalinadwi.org

وقت اور آخری ساعت اور آخری وصیت بھی آجائے گی۔

انہیں دنوں میں سر پر پٹی باندھے دو شخصوں کے کندھوں پر سہارا دیئے ہوئے مسجد میں تشریف لائے سب کو جمع فرمایا اور انصار اور مہاجرین کے متعلق مفصل ہدایات اور نصیحتیں فرمائیں، پھر فرمایا اگر کسی شخص کا کوئی حق مجھ پر ہو تو طلب کرے ایک نے کہا حضور نے ایک دفعہ مجھ سے تین درہم لے کر ایک فقیر کو دیئے تھے وہ اب تک نہیں ملے یہ قرض اس وقت ادا کیا گیا۔ پھر لوگوں نے اپنے اپنے حق میں اللہ کے نبی سے دعا اور برکت حاصل کی۔

بیماری کے ۱۴ دنوں میں سے گیارہ دن تک مسلمانوں کو اللہ کا رسول خود نماز پڑھاتا رہا گیارھویں دن عشاء کی نماز کے وقت مسجد میں جانے کی تین دفعہ آمادگی اور تیاری کی اور تینوں ہی دفعہ وضو کرتے ہوئے بیہوش ہوگئے۔ آخر فرمایا کہ ابوبکر نماز پڑھائیں جب ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر کھڑے ہوئے تو ان پر اور صحابہ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ رونے کی آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں تک پہنچی، اس وقت طبعیت میں کچھ سکون تھا اس لئے پھر مسجد میں تشریف لے گئے اور ابوبکر کے برابر بائیں ہاتھ بیٹھ کر نماز پڑھائی اور نماز کے بعد فرمایا۔

مسلمانو! میں تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں، خدا کی پناہ ونگہداشت اور نصرت کے حوالے کرتا ہوں، خدا تم پر میرا خلیفہ ہے تمہارے تقوے اور حفظ طاعت سے وہ تمہاری نگرانی فرمائے گا۔ بس اب میں دنیا سے علاحدہ ہونے والا اور اسے چھوڑ دینے والا ہوں۔ گھر میں جو کچھ بھی تھا وہ راہ خدا میں دے دیا گیا اور سلاحات مسلمانوں کو ہبہ فرمائے جس رات کی صبح کو انتقال ہوا ہے اس روز چراغ کا تیل حضرت عائشہ نے ایک پڑوسن سے عاریۃً منگوایا تھا۔ اہل نبوی کے پاس دنیا کا اتنا سامان بھی باقی نہ تھا۔

آخری دن خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت حجرۂ مبارک کا

پردہ اٹھایا جو مسجد کی طرف پڑا ہوا تھا دیکھا صفیں درست ہیں مسلمان نماز میں ہیں تھوڑی دیر تک اس پاک نظارہ کو جو حضور کی تعلیم کا نتیجہ تھا ملاحظہ فرمایا اس کے دیکھنے سے چہرے پر بشاشت اور ہونٹوں پر مسکراہٹ پیدا ہوئی۔ صحابہ کا شوق اور اضطراب سے یہ حال ہوگیا تھا کہ چہرۂ مبارک کی طرف ہی متوجہ ہو جائیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے انہیں تسکین دی اور آگے بڑھے اور صبح کی نماز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقتدی بن کر ادا فرمائی اس نماز کے بعد پھر دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دوسری فرض نماز کا وقت نہیں آیا۔

نزع کی حالت طاری ہوئی تھی تو پانی کا ایک پیالہ سرہانے رکھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ہاتھ ڈالتے اور چہرے پر پھرا لیتے تھے، چہرۂ مبارک کبھی سرخ، کبھی زرد پڑ جاتا تھا، زبان سے فرما رہے تھے لا الٰہ الا اللّٰہ ان للموت سکرات۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، موت کے سکرات ہوتے ہیں۔ اسی حالت میں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا بیٹی! یہی تو مزوں کو کرکرا کرنے والی، آرزوؤں اور خواہشوں کو توڑ دینے والی، جماعتوں کو جدا کرنے والی، بیویوں کو بیوہ کرنے والی، بیٹوں بیٹیوں کو یتیم کرنے والی ہے۔ فاطمہ بتول رو پڑیں تو دست مبارک سے آنسو پاک کیئے۔ فرمایا نہیں روؤ، نہیں پھر حسن حسین علیہما السلام (سید شباب اہل الجنتہ) کو بلایا وہ نانا کا یہ حال دیکھ کر رونے لگے، آنحضرت نے دونوں کو چوما اور ان کے احترام کے بارے میں وصیت فرمائی پھر ازواج کو بلایا اور نصائح فرمائیں پھر حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالی عنہ کو بلایا انہوں نے سر مبارک اپنی گود میں لے لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے اور تف مبارک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ انور پر پڑ رہا تھا علی سے فرمایا۔ ”لونڈی غلام کے بارے میں خدا کو یاد رکھو، انہیں خوب کھلاؤ، خوب پہناؤ، ان کے ساتھ ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔ فرمایا علی خوب صبر وشکیب سے رہو۔“

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت علی باہر چلے گئے تو عائشہ طیبہ نے سر مبارک اپنے زانو پر رکھ لیا۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر آئے ان کے ہاتھوں میں تازہ مسواک تھی وہ مسواک بھی کی اس کے بعد زبان مبارک سے نکلا الصلوة الصلوة وما ملکت ایمانکم نماز نماز اور لونڈی غلام کے حقوق اللھم الرفیق الاعلی اے خدا برترین رفیق۔ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر آنکھ کی پتلی بدل گئی۔

✵ ✵ ✵

www.abulhasanalinadwi.org